رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ر مارچ:- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج کل دل میں کمزوری اور خون کے دباؤ میں کمی کی شکایت رہی۔ نبض بے قاعدہ ہونے کی تکلیف بھی بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کھوکھرا پار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی ۱۹ر مارچ:- مارچ کے پہلے پندرہ روز میں کھوکھرا پار کے راستے مغربی پاکستان میں ۲۲۶۵ مہاجرین آئے۔ انہوں نے پاکستانی علاقے میں داخل ہونے کے بعد ریڈیو پاکستان کے نمائندہ کو بتایا۔ کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ صورت حال تیزی سے خراب ہوتی جا رہی ہے۔

مصر نے اسلامی ملکوں کی مشاورتی کانفرنس میں شرکت کی دعوت منظور کر لی

کانفرنس ماہ اپریل کے وسط میں کراچی میں منعقد ہوگی۔ ایشیا اور افریقہ کے متعدد اسلامی ممالک کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت

کراچی ۱۹ر مارچ: اگلے مہینے کے وسط میں اسلامی ملکوں کی جو مشاورتی کانفرنس کراچی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر نے اس میں شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے۔ یہ دعوت نامہ پاکستان کی طرف سے ارسال کیا گیا تھا۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق ایشیا اور افریقہ کے جن دیگر اسلامی ممالک کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ ان میں ایران۔ عراق۔ سعودی عرب۔ یمن۔ اردن۔ لبنان۔ لبیا۔ ترکی۔ افغانستان اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک مل کر بین الاقوامی معاملات میں تعاون کرنے کے ذرائع پر غور و فکر کریں۔

پٹ سن کی خرید و فروخت کیلئے کم سے کم قیمتیں مقرر کر دی گئیں

کراچی ۱۹ر مارچ:- پٹ سن کی قیمتیں مستحکم رکھنے کے لئے ایک خاص سکیم پر فوراً عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کی رو سے خام پٹ سن کی خرید و فروخت کے لئے کم سے کم قیمتیں مقرر ہو گئی ہیں چنانچہ پٹ سن کے کاشتکاروں کو اپنے مال کا مناسب معاوضہ ملتا رہے گا۔ آج وزارت تجارت کی طرف سے جاری کردہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ منڈی کی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ پٹ سن کی قیمتیں گرتے گرتے ایسی حد تک پہنچ گئی تھیں۔ کہ جس سے آگے گرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سرکاری اعلان میں اس یقین کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ حکومت کے اس اقدام کے نتیجے میں منڈی کی حالت بہت جلد مضبوط ہو جائے گی۔

پٹ سن کی کم سے کم قیمتیں مقرر کرنے کے متعلق حکومتی فیصلے کا اعلان اس سے قبل آج وزیر خزانہ جناب محمد علی نے پارلیمنٹ میں کیا۔ آپ نے بجٹ پر عام بحث ختم کرتے ہوئے بتایا۔ کہ پٹ سن کی قیمتوں میں استحکام برقرار رکھنے کے لئے حکومت ایک سکیم پر فوراً عمل شروع کر رہی ہے۔ اس کی رو سے کم سے کم قیمتیں مقرر کر دی جائیں گی۔ پھر قیمت اس سے نیچے نہیں گر سکے گی۔

۔۔۔ قانون کی دسترس سے دور رکھے جائیں۔ لیکن انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ دوسرے شہریوں کی طرح جہاں انہیں کچھ حقوق حاصل ہیں وہاں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ آپ نے اپیل کی۔ کہ اب ہمارے عوام پولیس کے متعلق اپنا رویہ بدل ڈالیں انہیں پولیس کیساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ وزیر خزانہ جناب محمد علی نے بحث کو ختم کرتے ہوئے مسٹر کھوڑو کو یقین دلایا کہ کھلے لائسنس ممالک تعیش کیلئے نہیں بلکہ صرف ضروری چیزوں کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ کھلے لائسنس کو بند کرنے کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا حکومت اس مطالبہ کے آگے کبھی نہیں جھکے گی۔

متروکہ جائدادوں کے متعلق پاکستان کی پالیسی

کراچی ۱۹ر مارچ:- ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر آبادکاری نے آج پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ حکومت پاکستان اس وقت تک تارکین وطن کی جائدادوں پر قبضہ نہیں کرے گی۔ جب تک کہ بھارتی حکومت سے ذرہ بھی امید باقی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں انصاف سے کام لے گی۔ آپ نے افسوس ظاہر کیا۔ کہ حکومت ہندوستان مسلمان مہاجرین کی جائدادوں پر قبضہ کر کے انہیں شرنارتھیوں میں تقسیم کر رہی ہے۔ وزیر آبادکاری نے مسٹر سکھدیو کے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا۔ کہ حکومت نے متروکہ جائدادوں کے معاملات میں عدالت کے فیصلے میں مداخلت کی۔ آپ نے کہا جب بھی کسی افسر کے خلاف شکایت کی گئی میں نے خود اس کی تحقیقات کی اور اکثر میں نے ایسی شکایتوں کو نہ صرف بے بنیاد پایا بلکہ دیکھا کہ ایسی شکایتیں بددیانتی پر مبنی تھیں۔

پاکستان پارلیمنٹ میں بجٹ پر سہ روزہ بحث ختم ہو گئی

کراچی ۱۹ر مارچ:- آج پاکستان پارلیمنٹ میں بجٹ پر سہ روزہ بحث ختم ہو گئی۔ بحث میں حصہ لیتے ہوئے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے فرمایا۔ کہ موجودہ حکومت قائد اعظم اور نوابزادہ لیاقت علی خاں کی وضع کردہ پالیسی پر چل رہی ہے۔ وہ ہندوستان سے اپنے تمام تنازعات کو پُرامن طریقے سے حل کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان کو کبھی نہ کبھی ہماری دانشمندانہ پالیسی کا قائل ہونا پڑے گا۔ ہر چند کہ ہم اپنے تمام معاملات کو پُرامن طریقے سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ آپ نے افواج پاکستان کی بہت تعریف کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ پاکستان کا ہر سپاہی مجاہد کی طرح کام کر رہا ہے۔ اور ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ کل مسٹر چکرورتی نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ڈھاکہ کے فسادات میں جن ہندوؤں کو گرفتار کیا گیا تھا انہیں رہا کر دیا جائے۔ اس مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا۔ مسٹر چکرورتی کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ اقلیتی فرقے کے لئے ۔۔۔

مشرقی بنگال اسمبلی کا اجلاس پیر سے پھر شروع ہو رہا ہے

ڈھاکہ ۱۹ر مارچ:- مشرقی بنگال کی مجلس قانون ساز کا بجٹ سیشن پھر شروع ہو رہا۔ صوبے کے گورنر ملک فیروز خان نون نے سیشن کے دوبارہ شروع ہونے کے لئے آئندہ پیر کا دن مقرر کیا ہے۔ اسمبلی کا اجلاس گذشتہ مہینے کی ۲۴ تاریخ کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

درخت لگانے کا ہفتہ منانے کا فیصلہ

کراچی ۱۹ر مارچ:- حکومت پاکستان نے ملک بھر میں درخت لگانے کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے مختلف صوبوں اور علاقوں کے لئے آب و ہوا کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ مغربی پنجاب اور بلوچستان کے میدانی علاقوں میں درخت لگانے کا ہفتہ یکم اگست سے ۷ر اگست تک منایا جائیگا

مختصر لیکن اہم

—— لاہور ۱۹ر مارچ: برطانیہ کے ایک نامور سائنسدان سر بن لوک سپائسر آج پشاور سے لاہور پہنچے۔ پشاور میں وہ پاکستان سائنس کانفرنس میں شامل ہوئے تھے سر بن انگلستان میں سائنس اور انڈسٹریل ریسیرچ کے محکمے کے سیکرٹری ہیں۔ اور یورپی کونسل کی سائنٹیفک ایڈوائزری کمیٹی کے بھی سیکرٹری ہیں۔ لاہور میں وہ اپنے دو روزہ قیام میں مختلف صنعتی اداروں اور تحقیقی تجربہ گاہ کا معائنہ کریں گے۔ اور سائنٹیفک ریسرچ کے مسائل سے متعلق ماہرانہ مشورہ دیں گے۔

—— کراچی ۱۹ر مارچ:- حکومت آزاد کشمیر کے سربراہ میر واعظ محمد یوسف نے آج صبح وزیر صنعت سردار عبد الرب نشتر سے ملاقات کی۔ کل وہ وزیر خزانہ جناب محمد علی سے ملے تھے۔ جمعرات کو وہ مظفر آباد روانہ ہو جائیں گے۔ امید ہے۔ روانہ ہونے سے قبل وہ وزیر امور کشمیر ڈاکٹر محمود حسین سے ایک مرتبہ پھر ملاقات کرینگے

—— مردان ۱۹ر مارچ:- مردان کے شکر سازی کے بڑے کارخانہ میں ایک کشیدگاہ بھی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کشیدگاہ پر اندازہ ہے ۱۵ لاکھ روپے خرچ ہونگے

—— کراچی ۱۹ر مارچ: پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس آئندہ مہینے کی ۳ر تاریخ کو کراچی میں منعقد ہوگا۔

—— نیویارک ۱۹ر مارچ۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوے لی نے کہا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ کمیونسٹوں نے شمالی کوریا میں جراثیم پھیلانے کے متعلق اقوام متحدہ کی فوجوں پر جو الزام لگایا گیا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے

—— نئی دہلی ۱۹ر مارچ:- کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کا جو جلسہ ۲۴ر مارچ کو کراچی میں ہو رہا ہے۔ اس میں نیپال کے سفیر مقیم نئی دہلی اپنے ملک کی نمائندگی کریں گے۔

لاہور کارپوریشن کی بجٹ میں ۲۳ لاکھ روپے کا خسارہ

لاہور ۱۹ر مارچ۔ آج لاہور کارپوریشن کے اجلاس میں جو سید ملوی علی شاہ ڈپٹی میئر کی صدارت میں منعقد ہوا ۱۹۵۲-۵۳ء کا بجٹ پیش کیا گیا۔ بجٹ میں ۲۳ لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ آمد کا اندازہ ایک کروڑ ۴ ہزار روپے اور خرچ کا اندازہ ایک کروڑ ۲۳ لاکھ ۳ ہزار روپے ہے۔ بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیکسے شد دینِ احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمدؐ کار نیست

ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست

اے خداوندانِ نعمت ایں چنیں غفلت چرا ست
بیخود از خوابید یا خود بختِ دیں بیدار نیست

اے مسلماناں خدارا یک نظر بر حالِ دیں
آنچہ مے بینم بلاہا حاجتِ اظہار نیست

آتش افتاد است در رختش بخیزید اے یلاں
دیدنش از دور کارِ مردمِ دیندار نیست

انزماں از ہجرِ دیں در خونِ دلِ من مے تپد
محرمِ ایں دردِ ما جز عالمِ اسرار نیست

آنچہ بر ما مے رود از غم کہ داند جُز خدا
زہر مے نوشیم لیکن زہرۂ گفتار نیست

ہر کسے غمخواریٔ اہلِ اقارب مے کند
اے دریغ ایں بیکسے را ہیچ کس غمخوار نیست

خونِ دیں بینم رواں چوں کشتگانِ کربلا
اے عجب ایں مردماں را مہرِ آں دلدار نیست

حیرتم آید چو بینم بذلِ شاں در کارِ نفس
کایں ہمہ جود و سخاوت در رہِ دادار نیست

ایکہ داری مقدرت ہم عزم تائیداتِ دیں
لطف کن مارا نظر بر اندک و بسیار نیست

ہیں کہ چوں در خاک مے غلطد ز جورِ ناکساں
آنکہ مثلِ او بزیرِ گنبدِ دوّار نیست

اندریں وقتِ مصیبت چارۂ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را
آنکہ او را فکرِ دینِ احمدؐ مختار نیست

اے برادر پنج روز ایامِ عشرت ہا بود
دائما عیش و بہارِ گلشن و گلزار نیست

(برکات الدعا صفحہ ۳۲)

خطبہ جمعہ نمبر ۱۳

ہمیشہ اپنے کاموں میں محبت اور عقل کا توازن قائم رکھو

توازن قائم نہ رکھنے کی صورت میں تم یا تو وہم میں مبتلا ہو جاؤ گے اور یا حماقت میں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۵۲ء بمقام ناصر آباد سندھ

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دُنیا میں

عقل اور محبت

کے دو نتیجے ہوا کرتے ہیں۔ عقل یہ کہتی ہے۔ کہ جس رنگ میں کوئی سچائی پائی جائے۔ اسی طرح اس کو مانا جائے۔ اور محبت یہ کہتی ہے کہ جس حد تک ہو سکے۔ جس سے پیار ہو۔ اس کی طرف عیب منسوب نہ ہونے دیا جائے۔ یہ دونوں چیزیں مل کر دنیا میں امن پیدا کرتی ہیں اور انسان کے لئے ترقی کے رستے کھولتی ہیں۔ اگر خالی عقل پر ہی بنیاد رکھی جائے۔ اور محبت اور ہمدردی کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو پھر انسان شبہ اور وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور خواہ مخواہ چلتے پھرتے دوسرے پر بدظنی کرتا رہتا ہے۔ مثلاً وہ کھانا کھائے گا۔ تو اسے یہ وہم ہوگا کہ شاید اس میں کسی نے زہر ملا دیا ہو۔ وہ کسی کے ساتھ جا رہا ہوگا۔ تو خیال کرے گا۔ کہ کہیں اس کا ساتھی اس کی پیٹھ میں خنجر نہ مار دے۔ وہ سودا خریدے گا۔ تو اسے یقین ہوگا۔ کہ دوکاندار نے اس کے ساتھ ٹھگی کی ہے اور جب یہ بات بڑھتے بڑھتے انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ تو انسان جنون میں مبتلا ہو جاتا ہے

قصہ مشہور ہے

کہ ایک شخص سے کسی نے کہہ دیا۔ درزی چور ہوتے ہیں۔ اور یہ بات ٹھیک بھی ہے کہ یہ پیشہ ہی ایسا ہے کہ اس میں بعض کترنوں کا ضائع ہو جانا ممکن ہے۔ اور گرہ گرہ دو دو گرہ کی جو کترنیں بچ جاتی ہیں۔ بعض لالچی درزی انہیں جوڑ کر ٹوپی یا کوئی اور معمولی چیز بنا لیتے ہیں۔ اور اس طرح پیسے کما لیتے ہیں۔ لیکن اس بات کو اتنا وسیع کر لینا کہ کوئی درزی بھی ایماندار نہیں ہوتا۔ انتہا درجہ کا وہم ہے۔ بہر حال اس شخص پر کسی نے زور دیا اور کہا۔ تم کسی درزی پر اعتبار نہ کرو۔ درزی ضرور چور ہوتا ہے۔ اور یہ بات اس کے دماغ میں بیٹھ گئی اور اس نے یہ سمجھا۔ کہ اسے

ہوشیار رہنے کا موقعہ

مل گیا ہے۔ ایک دن اس نے کچھ کپڑا خریدا۔ اور اس نے ارادہ کیا۔ کہ اس کپڑے کی ٹوپی بنوائے چنانچہ وہ ایک درزی کے پاس گیا۔ اور اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا اس کپڑے کی ٹوپی بن جائیگی درزی نے کہا۔ ہاں اس کی ٹوپی بن جائے گی۔ چونکہ اس شخص کو یقین دلایا گیا تھا کہ درزی ضرور چور ہوتا ہے۔ اس لئے اس نے خیال کیا کہ یہ کپڑا ایک ٹوپی سے زیادہ ہے۔ اور درزی نے اندازہ لگاتے وقت یہ گنجائش رکھ لی ہے۔ کہ اس کے لئے کچھ کپڑا بچ جائے۔ اس لئے اس نے پھر دریافت کیا۔ کہ کیا اس کپڑے کی دو ٹوپیاں بن جائیں گی درزی نے کہا ہاں اس کی دو ٹوپیاں بن جائیں گی۔ جب درزی نے یہ کہا۔ کہ اس کی دو ٹوپیاں بن جائیں گی۔ تو چونکہ اس کے استاد نے اسے یقین دلایا ہوا تھا۔ کہ درزی ہمیشہ کچھ کپڑا بچا لیتا ہے۔ اس لئے اس نے پھر یہی سوچا کہ شاید تین ٹوپیاں بن جائیں۔ اس لئے اس نے درزی سے کہا کیا اس کی تین ٹوپیاں بن جائیں گی۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ اس کی تین ٹوپیاں بن جائیں گی۔ درزی کا یہ جواب سن کر اس کا شبہ

یقین سے بدل گیا

اور اس نے خیال کیا کہ اگر میں ایک ٹوپی بنواتا۔ تو درزی دو ٹوپیوں کا کپڑا چرا لیتا۔ اور اگر میں دو ٹوپیاں بنواتا۔ تو ایک ٹوپی کا کپڑا درزی نے رکھ لینا تھا۔ اسے یقین ہو گیا کہ کپڑے میں اب بھی گنجائش موجود ہے۔ اور چوتھی ٹوپی بن سکتی ہے۔ ورنہ درزی یہ نہ کہتا کہ اسکی تین ٹوپیاں بن جائیں گی۔ اس نے اپنے لئے بھی تو کپڑا بچانا ہے۔ اس نے پھر دریافت کیا۔ کہ کیا اس کی چار ٹوپیاں بن جائیں گی۔ تو درزی نے کہا۔ ہاں اس کی چار ٹوپیاں بن جائیں گی۔ اس پر اس کا

شبہ اور بڑھ گیا

اور اس نے خیال کیا۔ کہ اب بھی کچھ کپڑا بچ جائے گا اس لئے اس نے پھر دریافت کیا۔ کہ کیا اس کی پانچ ٹوپیاں بن جائیں گی۔ درزی نے کہا۔ ہاں اس کی پانچ ٹوپیاں بن جائیں گی۔ تو اس نے خیال کیا۔ جب درزی پانچ ٹوپیاں بنا لی مانتا ہے۔ تو اس کی چھ ٹوپیاں بھی بن سکتی ہیں۔ میں کیوں نہ چھ ٹوپیاں بنوا لوں۔ اس لئے اس نے کہا۔ کیا اس کی چھ ٹوپیاں بن سکتی ہیں تو درزی نے کہا۔ ہاں اس کی چھ ٹوپیاں بن سکتی ہیں۔ اسے اب بھی یقین تھا۔ کہ درزی نے کپڑا ضرور بچایا ہے۔ اس لئے اس نے پھر دریافت کیا۔ کہ کیا اس کی

سات ٹوپیاں

بن سکتی ہیں۔ تو درزی نے جواب دیا۔ ہاں اس کی سات ٹوپیاں بن سکتی ہیں۔ اس نے پھر خیال کیا۔ کہ درزی نے اب بھی کپڑا بچا لیا ہے۔ اس لئے اس نے پھر کہا۔ کہ اس کی آٹھ ٹوپیاں بن سکتی ہیں۔ تو درزی نے کہا۔ ہاں اس کی آٹھ ٹوپیاں بھی بن سکتی ہیں۔ اب اُسے شرم آئی۔ اور اس نے کہا۔ اگر یہ آٹھ ٹوپیوں کے بعد بھی کپڑا چراتا ہے تو چُرائے۔ اس نے درزی سے کہا۔ یہ ٹوپیاں کب تک تیار ہو جائیں گی۔ اس نے کہا۔ آٹھ دن کے بعد آنا۔ اور ٹوپیاں لے جانا۔ چنانچہ وہ آٹھ دن کے بعد واپس آیا۔ درزی نے ٹوپیاں تیار کی ہوئی تھیں۔ مگر وہ نہایت چھوٹی چھوٹی تھیں۔ جیسے انگشتانے ہوتے ہیں وہ یہ ٹوپیاں دیکھ کر حیران ہوا۔ اور کہا۔ تو نے میرا کپڑا خراب کر دیا ہے۔ درزی نے کہا۔ آپ نے خود کہا تھا۔ کہ اس کپڑے سے آٹھ ٹوپیاں بنا دو۔ سو میں نے آٹھ ٹوپیاں بنا دی ہیں۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ میں نے اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی ضائع کی ہے تو میں مجرم ہوں گا۔ مگر جب اس کپڑے کی آٹھ ٹوپیاں بنیں گی۔ تو اتنے سائز کی ہی بنیں گی۔ چنانچہ وہ شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔ اور بدظنی کی سزا پالی۔ غرض اگر

خالی عقل

ہی استعمال کی جائے تو یہ انسان کو جنون کی طرف لے جاتی ہے۔ اسی طرح خالی محبت انسان کو احمق اور جاہل بنا دیتی ہے۔ مثلاً کسی کی بیوی جھوٹ بولتی ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں۔ کہ تمہاری بیوی نے جھوٹ بولا ہے۔ تو وہ انہیں گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے میری بیوی جھوٹ نہیں بول سکتی۔ بیٹا چوری کرتا ہے اور لوگ کہتے ہیں۔ تمہارے بیٹے نے چوری کی ہے۔ تو وہ انہیں بُرا بھلا کہنے لگ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ میرا بیٹا ایسا نہیں کرتا۔ اس نے ان کے دل چیر کر نہیں دیکھے ہوتے۔ بلکہ اس کا علم محض

محبت تک محدود

ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ چونکہ یہ میری بیوی ہے۔ اس لئے وہ جھوٹ نہیں بول سکتی چونکہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اس لئے یہ چوری نہیں کر سکتا غرض محبت میں انتہا کو پہنچ جانا انسان کو حماقت تک پہنچا دیتا ہے۔ پس اگر محض عقل سے کام لیا جائے۔ تو اوہام اور شبہات ترقی کرتے جاتے ہیں ــ اور

اگر خالی محبت سے کام لیا جائے۔ تو انسان احمق اور جاہل بن کر رہ جاتا ہے۔ سارا محلہ بدگوئی کر رہا ہوتا ہے۔ کہ فلاں کی بیوی جھوٹ بولتی ہے۔ لیکن یہ خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ کہ اسے اس سے زیادہ نعمت اور کیا ملے گی۔ جیسی بیوی اسے ملی ہے۔ ویسی اور کسی کو نہیں مل سکتی۔ لیکن مومن کا طریق ان دونوں کے درمیان ہوتا ہے۔ مومن نہ تو محبت کو نظر انداز کرتا ہے۔ اور نہ عقل کو نظر انداز کرتا ہے۔ وہ ہر بات کو جانچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور پھر ان

صحیح ذرائع سے

جو خدا تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں۔ کام لیکر فیصلہ کرتا ہے۔ وہ حسن ظنی سے بھی کام لیتا ہے۔ اور بلا وجہ شبہات سے بچنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ جب تک کوئی بات مجھ پر اچھی طرح واضح نہ ہو جائے۔ میں اسے نہیں مانتا۔ مثلاً اگر کوئی کہتا ہے۔ کہ تمہاری بیوی نے ایسا کیا ہے۔ تو وہ کہے گا۔ ہر ایک کی بیوی ایسا کر سکتی ہے۔ اگر تم ثابت کر دو۔ کہ میری بیوی نے ایسا کیا ہے۔ تو میں مان لوں گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس کے بیٹے کے متعلق شکایت کرتا ہے۔ کہ اس نے چوری کی ہے۔ تو وہ کہے گا۔ ہر ایک کا بیٹا ایسا کر سکتا ہے۔ بلکہ نبیوں کے بیٹے بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ اگر تم ثابت کر دو گے۔ کہ میرے بیٹے نے واقعی طور پر چوری کی ہے۔ تو میں اسے سزا دوں گا۔ غرض نہ تو وہ محبت میں اتنا آگے چلا جاتا ہے۔ کہ وہ اسے حماقت کے گڑھے میں گرا دے۔ اور نہ وہ محض عقل سے کام لیتا ہے۔ کہ وہ وہم اور وسوسہ میں پڑ کر جنون کی حد تک پہنچ جائے۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں ایک طبقہ ایسا بھی پیدا ہو گیا ہے۔ جو

عقل اور محبت کے درمیان

توازن قائم نہیں رکھتا۔ یا تو وہ اس طرف چلے جاتے ہیں۔ کہ بھائیوں پر بدظنی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جب بھی وہ اپنے بھائی کے متعلق کوئی بری بات سنتے ہیں۔ تو اسے فوراً تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ عقل کی بات یہی ہے۔ کہ اسے تسلیم کر لیا جائے۔ یا مثلاً ان میں سے کسی کا دوست کوئی الزام لگاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ میرے دوست نے یہ بات کہی ہے۔ اس لئے سچی ہے۔ حالانکہ وہ دوست جھوٹا ہوتا ہے۔ اور اتنا جھوٹا ہوتا ہے۔ کہ ہم مان ہی نہیں سکتے۔ کہ اسے معلوم نہ ہو۔ کہ اس کا دوست جھوٹ بول رہا ہے۔ لیکن چونکہ وہ دوست ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس کی بات مان لینے پر تیار ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا آدمی کتنا بھی سچا ہو۔ وہ اس پر الزام لگائے جاتا ہے۔ گویا اس کے نزدیک

نیکی کا معیار

یہ ہوتا ہے۔ کہ دوسرا آدمی اس کا دوست ہے۔ اور دشمنی کا معیار یہ ہوتا ہے۔ کہ دوسرا آدمی ناواقف ہے۔ یا دوست نہیں ہے۔ گویا سچائی کا تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں۔ اس کے رسول سے نہیں۔ بلکہ اس شخص سے ہے۔

حالانکہ اصل سچائی یہ ہے۔ کہ جتنا کوئی خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے قریب ہوگا۔ وہ سچا ہوگا۔ لیکن اس کے نزدیک اصل سچائی یہ ہے۔ کہ جتنا کوئی اس کے نزدیک ہوگا۔ اتنا ہی وہ سچا ہوگا۔ اگر مسیلمہ کذاب بھی اس کے قریب ہے۔ تو وہ سچا ہے۔ اور اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس سے دور ہیں۔ تو وہ نعوذ باللہ جھوٹے ہیں۔

خدا تعالےٰ خود اپنی ذات میں روشنی ہے۔ اس روشنی سے تم جتنے دور ہو گے۔ اتنے ہی اندھیرے میں جاؤ گے۔ لیکن جس چیز کا تعلق روشنی سے نہیں اس سے دور جانے والے

روشنی سے دور

نہیں جائیں گے۔ مثلاً اگر تم سورج سے اپنے آپ کو دور کر لیتے ہو۔ تو تم اندھیرے میں چلے جاؤ گے۔ لیکن اگر باپ کی طرف پیٹھ کر لو گے۔ تو روشنی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ تمہیں ساری چیزیں نظر آتی رہیں گی۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ سورج ماں باپ کی طرح قابلِ ادب نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس میں یہ خاصیت رکھی ہے۔ کہ اس سے نور وابستہ ہے۔ اور یہ خاصیت ماں باپ میں نہیں پائی جاتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ماں باپ خواہ تم پر سختی کریں۔ تمہارے ساتھ بدسلوکی کریں۔ تم انہیں اف تک نہ کہو۔ پھر خدا تعالےٰ نے ہر جگہ ماں باپ کو توحید کے ساتھ رکھا ہے۔ گویا اس نے ان کے وجود کو اپنے ساتھ ملایا ہے۔ اگر کلمہ میں اس نے اپنی توحید کے ساتھ رسول کو ملایا ہے۔ تو

تفصیلی احکامات

میں ہر جگہ توحید کے ساتھ ساتھ ماں باپ کا ذکر کیا ہے۔ غرض جو قدر ماں باپ کی ہے۔ وہ سورج کی نہیں۔ لیکن سورج میں خدا تعالےٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے۔ کہ وہ روشنی دیتا ہے۔ اگر تم لحاف میں منہ کر لو۔ یا پردہ میں چلے جاؤ۔ تو تم اندھیرے میں چلے جاؤ گے۔ لیکن ماں باپ میں یہ خاصیت نہیں پائی جاتی۔ تم بے شک ان کی طرف پیٹھ کر لو۔ تمہیں ساری چیزیں نظر آتی رہیں گی۔ پس ماں باپ کا مقام الگ ہے۔ اور سورج کا مقام الگ ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کا یہ مقام ہے۔ کہ اس سے تم جتنا دور جاؤ گے۔ اتنا ہی سچائی سے دور جاؤ گے۔ خدا تعالےٰ کے سوا اور کسی کو یہ مقام حاصل نہیں۔ اسی طرح دین کا مقام ہے۔

دین سچائیوں کا مجموعہ ہے

اور جو شخص سچائیوں کے مجموعہ سے دور ہوگا۔ وہ جھوٹ کی طرف چلا جائے گا۔ فرض کرو۔ قرآن کریم میں دس ہزار سچائیاں ہیں۔ اگر کوئی شخص ان دس ہزار سچائیوں میں سے پانچ ہزار سچائیوں کو مانتا ہے۔ تو سیدھی بات ہے۔ کہ وہ باقی پانچ ہزار سچائیوں کا منکر ہے۔ اسی طرح اگر وہ [illegible] سچائیوں کو مانتا ہے۔

تو ساڑھے سات ہزار سچائیاں ایسی رہ جائیں گی جن کا وہ منکر ہوگا۔ یا اگر وہ ۹۹ سچائیوں کا قائل ہے تو ۹ ہزار سچائیاں باقی رہ جائیں گی جن کا وہ منکر ہوگا۔ لیکن ماں باپ یا کسی دوسرے رشتہ دار کو اس چیز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ان سے خواہ تم کتنا دور رہو سچائی تمہارے ساتھ رہے گی۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ اگر کوئی بیٹا باپ کا مخالف ہو جائیگا تو چونکہ خدا تعالےٰ نے ماں باپ کے ادب کرنے کا حکم دیا ہے اس لئے وہ ایک

سچائی کا منکر

ہوگا۔ باقی سچائیاں اس کے ساتھ رہیں گی۔ پس یہ حماقت ہے کہ انسان محض محبت کا خیال رکھے اور عقل سے کام نہ لے۔ کیونکہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے۔ کہ محبت انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ ہمارے ملک میں ایک

قصہ مشہور ہے

کہ ایک لڑکے کو چوری کی عادت پڑ گئی تھی۔ ایک دفعہ جب وہ چوری کرنے کے لئے گیا تو اس نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور اس کی وجہ سے اسے پھانسی کی سزا دی گئی۔ یوں قانون تو نہیں لیکن رواج ہے کہ پھانسی دینے سے قبل مجرم سے کہا جاتا ہے کہ اگر اس کی کوئی خواہش ہو تو اس کا اظہار کر دے۔ اسی طرح اس لڑکے سے بھی کہا گیا کہ اگر تمہاری کوئی خواہش ہے تو بتا دو تو اس نے کہا میں اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آخری بار اس سے ملاقات کر لوں۔ چنانچہ اس کی ماں کو بلایا گیا۔ لڑکے نے کہا میں اپنی ماں کے کان میں کچھ کہنا چاہتا ہوں مجھے اجازت دی جائے۔ چنانچہ اسے اجازت دیدی گئی۔ لیکن جونہی ماں نے اپنا کان اس کے منہ کے قریب کیا تو اس نے اس کے کلے پر زور سے دانت مارے اور گوشت کا ایک ٹکڑا کاٹ لیا۔ جو لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے کہا۔ کم بخت تجھے معلوم ہے کہ کل تجھے

پھانسی کی سزا

دے دی جائے گی۔ پھر تو نے آخری وقت میں اپنی ماں کے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا۔ اس وقت تو خدا تعالےٰ کا کچھ خوف کیا ہوتا۔ اس لڑکے نے کہا۔ میں نے کل اپنی ماں کے فعلوں کی وجہ سے پھانسی کی سزا پائی ہے میں بچپن میں اپنے ساتھیوں کو دق کرنے کے لئے ان کی پنسلیں اور دواتیں اٹھا لایا کرتا تھا اور جب مالک ہمارے گھر آتا اور اس سے کہتا کہ تمہارے بیٹے نے میری فلاں فلاں چیز چرائی ہے وہ مجھے دیدو۔ تو یہ اسے گالیاں دیتی اور کہتی۔ تم نے کیا میرے بیٹے کو چور سمجھ رکھا ہے چنانچہ وہ واپس چلا جاتا۔ اور وہ چیزیں میرے کام آتیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ مجھے چوری کی عادت پڑ گئی۔ اگر اسے پتہ لگ جاتا کہ کسی کی کوئی چیز میرے پاس موجود ہے تو یہ اسے چھپاتی تا مالک معلوم نہ کر سکے کہ میں نے اس کا سامان چرایا ہے اور اس طرح اس نے میری عادت بگاڑ دی۔

مدد کرتی۔ پھر مدرسہ کی چوریوں سے بڑی چوریوں کی عادت پڑی اور ایک چوری کے موقعہ پر میں نے ایک شخص کو مار دیا جس کی وجہ سے کل مجھے پھانسی کی سزا ملے گی۔ پس اس پھانسی کا موجب میری ماں ہے۔

غرض محبت یعنے غلط محبت بعض اوقات انسان کو پھانسی تک لے جاتی ہے۔ سمجھنے والا سمجھتا ہے کہ وہ اپنے دوست یا

عزیز سے ہمدردی

کر رہا ہے۔ لیکن وہ اسے تباہ کر رہا ہوتا ہے پس جہاں محبت انسان کو حماقت میں مبتلا کر دیتی ہے وہاں عقل انسان کو وہم میں مبتلا کر دیتی ہے اور کسی دوست یا رشتہ دار کے پاس اس کا اٹھنا بیٹھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ بیوی مٹھائی بناتی ہے تو وہ سمجھتا ہے شاید اس نے اس میں زہر ملا دیا ہو۔ اور جب وہ محبت کو عقل کے ساتھ نہیں ملاتا تو عقل آوارہ ہو جاتی ہے۔ میں نے یہاں دیکھا ہے کہ لوگ عام طور پر بدظنی میں مبتلا ہیں۔ کارکن ماتحتوں کے معاملات پر ہمدردانہ غور نہیں کرتے اور یہ کوشش نہیں کرتے کہ وہ دوسرے سے معاملہ کرتے وقت حسن ظنی سے کام لیں اور جب تک کوئی ثبوت نہ ملے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔ اسی طرح دوسرے لوگ ہیں ہر ایک کو یہ خیال ہے کہ کارکن ان کے ساتھ بے انصافی کرتے ہیں۔ لوگ آتے ہیں اور میرے پاس شکایات کرتے ہیں اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں ان کی شکایات سے متاثر ہو جاتا ہوں۔ لیکن اکثر دفعہ جب تحقیقات کی جاتی ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے محض بدظنی سے کام لیا ہے ورنہ بات کچھ بھی نہیں ہوتی حالانکہ

مومنوں کے آپس کے تعلقات

ایسے ہونے چاہئیں کہ گویا وہ بنیان مرصوص گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اس میں کوئی رخنہ نہیں۔ اگر تمہارے آپس کے تعلقات ایسے نہیں ہوں گے تو تمہاری طاقت ضائع ہو جائے گی۔ جب تم اپنے ساتھی پر بدظنی کرو گے تو تم دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ تمہارے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوگا کہ میرے ساتھی نے میرے ساتھ کونسی نیکی کی ہے کہ میں اس کے لئے قربانی کروں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن کو موقعہ مل جائے گا اور وہ تمہیں ایک ایک کر کے مار دے گا۔ اور تبلیغ رک جائے گی۔ کیونکہ جس شخص کو

بدظنی کی عادت

ہوتی ہے۔ وہ اسے اپنے دوستوں میں بھی پھیلاتا ہے اور انہیں کہتا ہے کہ فلاں بڑا بے ایمان ہے اور سمجھتا یہ ہے کہ وہ ان سے ہمدردی کر رہا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ وہ دوستوں سے دشمنوں کی طرف جاتا ہے اور انہیں کہتا ہے فلاں بڑا بے ایمان ہے اور جب دشمن کو یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ لوگ آپس میں پھٹ گئے ہیں اور اگر میں نے ان میں سے کسی کو مارا تو دوسرا اسے بچانے کا نہیں تو وہ سمجھتا ہے اب موقعہ ہے کہ میں ان پر حملہ کر دوں۔ پس اگرچہ

عقل اور محبت اپنی اپنی جگہ نہایت اہم ہیں لیکن بڑی چیز ان کے درمیان توازن قائم رکھنا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ تو محبت کر۔ لیکن ایک حد تک کر۔ کیونکہ جس سے تو محبت کر رہا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دن تمہارا دشمن ہو جائے۔ پھر فرماتے ہیں۔ تو دشمنی بھی کر لیکن ایک حد تک کر۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ جس سے تو دشمنی کر رہا ہے وہ تمہارا دوست بن جائے۔ محبت کا سب سے بڑا نمونہ میاں بیوی کا ہوتا ہے۔ لوگ شادیاں کرتے ہیں تو محبت سے ہی کرتے ہیں ایک دوسرے کو دشمن سمجھ کر نہیں کرتے۔ پھر ویسے ہوتے ہیں لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادی دیتے ہیں۔ لیکن انہی شادیوں کے بعد بعض اوقات طلاق اور خلع کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت کہاں جاتی ہیں وہ خوشیاں اور کہاں جاتے ہیں وہ دعوے۔ بسا اوقات خاوند بیویوں کو قتل کر دیتے ہیں اور بیویاں خاوندوں کو زہر دے دیتی ہیں لیکن کیا

شادی کے دن

بھی اس کا کوئی شائبہ نظر آتا ہے۔ کسی گھر میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو کتنی خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ کسی کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ بڑا ہو کر یہ بچہ خوشی کا موجب ہوگا بھی یا نہیں۔ ابوجہل جب پیدا ہوا تو کتنی خوشیاں منائی گئی ہوں گی۔ اگر پیدائش کے وقت یہ پتہ لگ جاتا کہ ابوجہل بڑا ہو کر خدا تعالیٰ کے رسول کی مخالفت کرے گا تو والدین بجائے خوشی منانے کے اس کا گلا گھونٹ دیتے۔ فرعون جب پیدا ہوا تو ماں باپ نے کتنی خوشیاں منائی ہوں گی۔ لیکن کسی کو کیا پتہ تھا کہ وہ بڑا ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرے گا۔ اگر پیدائش کے وقت یہ پتہ لگ جاتا کہ فرعون بڑا ہو کر خدا تعالیٰ کے ایک نبی کا مقابلہ کرے گا تو والدین شاید اس کا گلا گھونٹ دیتے اسی طرح

نمرود اور شداد

جب پیدا ہوئے تو کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ بڑے ہو کر کیا بنیں گے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک حد کے اندر دوستی کرو۔ اگر تم اس دوستی کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے الگ ہو جاتے ہو تو یہ دوستی کسی کام کی نہیں۔ اسی طرح فرمایا۔ اگر تم دشمنی کرتے ہو تو ایک حد کے اندر کرو اور عقل سے کرو۔ کیونکہ اگر تم دشمنی کو انتہا تک پہنچا دو گے تو ہو سکتا ہے کہ جس سے تمہاری دشمنی ہو وہ تمہارا دوست بن جائے۔ اگر تم اس کے خلاف ہر جگہ پروپیگنڈا کرتے پھرو گے تو وقت آنے پر وہ تمہارا ممد و معاون نہیں بن سکے گا۔ اس کی حمایت تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے گی۔ کیونکہ تم نے خود ہی اس کے خلاف پروپیگنڈا کر کے اس کے رعب کو کم کر دیا ہوگا۔ پھر خدا تعالیٰ کا غضب الگ ہوگا کہ تم نے ایک شخص سے ناجائز حد تک دشمنی کی پس تم ہمیشہ اپنے کاموں کے اندر

محبت اور عقل کا توازن

قائم رکھو۔ اگر تم عقل میں حد سے آگے گزر جاؤ گے تو تم وہم میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اور اگر محبت میں انتہا کو پہنچ جاؤ گے تو وہ حماقت بن جائے گی اور یہ دونوں باتیں بری ہیں۔

قوا انفسکم و اھلیکم نارا

اپنے آپ کو اور اپنے خویش و اقارب کو آگ سے بچاؤ

آج دنیا میں مختلف قسم کی زہریلی اور روحانیت کو بھسم کر جانے والی تحریکیں جاری ہیں ان کا واحد علاج یہی ہے کہ قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کی جائے اور اس زمانہ کے مامور و مرسل کی بتائید روح القدس لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ پہلے دوست کہتے تھے کہ وہ کتابیں نایاب ہیں کہاں سے لیں۔ اب وہ کتب بک ڈپو تالیف و تصنیف نے ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے طبع کروائی ہیں۔ لیکن گرانی کے پیش نظر قلیل تعداد میں چھپوائی گئی ہیں۔ دوستوں کو جلد سے جلد انہیں خرید لینا چاہیئے۔ ورنہ انہیں افسوس کرنا ہوگا اور ایک مدت تک ان سے محروم رہیں گے۔ اس وقت جو کتابیں چھپ چکی ہیں وہ معہ قیمت درج ذیل ہیں:۔

(۱) حقیقۃ الوحی اعلےٰ کاغذ ۸ روپے درمیانہ ۷ روپے مجلد ۹ ۸ روپے

(۲) براہین احمدیہ حصہ پنجم اعلےٰ کاغذ ۴/ ۳ روپے درمیانہ ۱۲/ ۲ روپے۔ مجلد ۴ روپے ۸/ ۳ روپے

(۳) نزول المسیح مجلد ۴/ ۳ روپے غیر مجلد ۸/ ۲ روپے

(۴) تحفہ گولڑویہ مجلد ۳ روپے غیر مجلد ۸/ ۲

(۵) ازالہ اوہام ہر دو حصہ ۴ روپے

(۶) فتح اسلام مجلد ۱۰/ غیر مجلد ۶/ آنے

(۷) توضیح مرام مجلد ۱۰/ غیر مجلد ۶/ آنے

(۹) کشتی نوح مجلد ۹/ غیر مجلد ۶/ آنے

(۱۰) تجلیات الٰہیہ مجلد ۷/ غیر مجلد ۴/ آنے

(۱۱) سبز اشتہار چار آنے

(۱۲) ایک غلطی کا ازالہ دو آنے

(۱۳) ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ۲ آنے

(۱۴) اسلام میں اختلافات کا آغاز ایک روپیہ

(۱۵) دیباچہ قرآن کریم انگریزی ۶ روپے

(۱۶) تفسیر القرآن انگریزی جلد اول ۲۵ روپے

(۱۷) 〃 〃 〃 دوم ۱۰ 〃

(۱۸) سیرت خاتم النبیین حصہ سوم مجلد ۴/ ۳ روپے

(۱۹) تبلیغ خط مجلد ۷/ غیر مجلد ۴/ آنے

(۲۰) آئینہ کمالات اسلام زیر طبع ہے۔

(۲۱) دعوت الامیر مجلد ۱۲/ ۳ روپے غیر مجلد ۲ روپے

(انچارج بک ڈپو تالیف و اشاعت)

اکرافو (گولڈ کوسٹ) میں احمدیہ مسجد کا افتتاح

(از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج)

اکرافو گاؤں جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ گاؤں ہے جس کے رہنے والے ایک شخص چیف مہدی آپا مرحوم نے اپنے دوسرے فینٹی بھائیوں کے ساتھ مل کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خط لکھا۔ کہ حضور پرنور یہاں اپنا کوئی مبلغ ارسال فرمائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ عنہ کو اس تاریک براعظم کی طرف از راہ نوازش بھیجا۔ تاکہ یہاں کے لوگ بھی نور احمدیت سے حصہ پاویں۔ چنانچہ جناب مولانا نیر صاحب کے پہنچنے پر کئی ہزار لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان میں سے چیف مہدی آپا پہلا شخص تھا۔ جو نور احمدیت سے مستفید ہوا۔ اکرافو گاؤں میں کچی مسجد تو دیر سے چلی آتی تھی۔ لیکن دو سال کا عرصہ ہوا۔ مجھے یہاں کے احباب نے کہا، کہ ہم پختہ مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا، کہ خرچ بہت ہی زیادہ ہوگا۔ آپ کچی مسجد کے چاروں طرف برآمدہ پختہ سیمنٹ کا صرف بنوالیں۔ لیکن انہوں نے اصرار کیا۔ کہ وہ انشاء اللہ ضرور مسجد کی پختہ عمارت کے بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے چنانچہ عمارت شروع ہو گئی۔ اور پورے دو سال کے بعد یہاں کی جماعت نے ایک عظیم الشان پختہ مسجد کی عمارت کھڑی کر دی۔ اس مسجد پر پانچ ہزار پونڈ یعنی قریباً پینتالیس ہزار پاکستانی روپیہ خرچ ہوا۔ مورخہ ۷ فروری کو اس مسجد کے افتتاح کی رسم ادا کی گئی۔ تین ہزار سے زیادہ نفوس اس موقعہ پر موجود تھے۔ چیفس اور پیرا مونٹ چیفس کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اکومفی ریاست کے پیرا مونٹ چیف نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ لمبی تقریر کی۔ جس میں مسجد کے بنانے کی غرض و غایت کو بیان کیا گیا۔ سامعین میں سے بعض غیر احمدی اور عیسائی بھی تھے۔ اس لئے اس تقریر میں میں نے صداقت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی بعض باتیں بیان کیں۔ 450 ½ کے قریب لوگوں نے donations دیئے بوقت افتتاح نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونج اٹھی۔ افتتاح سے قبل ایک لمبی دعا کی گئی۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۱ تا ۱۳ شہادت ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس مشاورت)

۳۱ مارچ کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

وکیل المال تحریک جدید

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی صحت کیلئے اجتماعی دعا اور صدقہ

حضرت ام المومنین صاحبہ - اطال اللہ ظلہا کی بیماری کی اطلاع آنے پر ان کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بہت دعائیں کی جا رہی ہیں - جمعہ کے خطبہ میں احباب جماعت کو خاص طور پر حضرت ممدوحہ کے لئے دعاؤں میں مشغول رہنے کی تحریک کی گئی - اور اجتماعی طور پر دعا کی گئی - اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے خاص فضل و رحم فرمائے - اور حضرت اماں جان صاحبہ کو ہر ایک بیماری اور کمزوری سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - اور ان کے مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے - آمین - ایک بکرا جماعت کی طرف سے بطور صدقہ دیا گیا - اور کچھ نقدی غرباء میں تقسیم کی گئی -

(قائم مقام امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے مختلف صیغہ جات میں میٹرک یا مولوی فاضل محررین کی ضرورت ہے ایسے نوجوان جو مستقل طور پر خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں - وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ۳۰ مارچ تک ناظر بیت المال ربوہ کے نام ارسال فرمائیں - امتحان و انٹرویو کے لئے انہیں بعد میں بلایا جائے گا -

صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی خالی اسامیاں کمیشن کے منتخب اُمیدواروں سے پُر کی جائیں گی جنہیں ایک سال امتحانی زمانہ میں ۵۰ روپے تنخواہ اور ۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس بطور ٹریننگ الاؤنس ملے گا - تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر صیغہ کی سفارش پر ۸۰ — ۳ — ۵۰ کے گریڈ میں مستقل ہوں گے -

(۱) نام اُمیدوار معہ مکمل ایڈریس (۲) ولدیت (۳) قومیت (۴) تعلیمی قابلیت معہ نقل سرٹیفکیٹ (۵) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند (۶) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو - (۷) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۸) سابقہ چال چلن - دیانت - اخلاص - اخلاق اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق (۹) متفرق قابل ذکر امور (۱۰) بزرگان سلسلہ کی سفارش (ناظر بیت المال ربوہ)

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

مفتی سلسلہ کا ایک فتویٰ

"مال تجارت کے راس المال اور اس کے ان منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوئے ہیں - خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دین اور قرض ہو - جس کے وصول کی غالب اُمید ہو سکتی ہو - ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے جب راس المال پر سال گذر جائے - تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوئے ہیں - گو ابھی ان پر سال نہ گذرا ہو - تو بھی راس المال کے ساتھ ان کی بھی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے - ہاں جو قرضہ ایسا ہے کہ اس کے وصول ہونے کی اُمید نہیں یا ضعیف سی اُمید ہے - اور غالب گمان یہی ہے - کہ وصول نہیں ہوگا - ایسے قرض اور دین پر زکوٰۃ نہیں -

اگر باوجود اُمید نہ ہونے کے جب وہ وصول ہو جائے - تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے - مگر پہلے نہیں سب اہل اسلام کا اس پر عمل درآمد ہے" (ناظر بیت المال ربوہ)

تقرر امیر حلقہ داتہ زید کا!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب داتہ زید کا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا تقرر بطور امیر حلقہ "داتہ زید کا" ۳۰ اپریل ۵۳ء تک منظور فرما لیا ہے - متعلقہ جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں - (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

چندہ کی تفصیل

مرکز میں جس قدر چندہ کی رقمیں آتی ہیں وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصول کرتے ہیں جس کے بعد وہ انہیں اس تفصیل کے مطابق داخل خزانہ کرتے ہیں - جو چندہ بھجوانے والے احباب رقم کے ساتھ بھجواتے ہیں - اگر چندہ کی رقم کے ساتھ اس کی تفصیل نہ ہو - تو تفصیل آنے تک رقم مد بلا تفصیل میں بطور امانت رہے گی - پس احباب کو چاہیئے - کہ وہ رقوم بھجواتے وقت ان کی تفصیل ساتھ ہی بھجوا دیا کریں - تاکہ مرسلہ رقوم بروقت داخل خزانہ ہو سکیں - (ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ بروز ہفتہ ۱۵/۳/۵۲ اس جہان فانی سے انتقال فرما گئیں - احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی بخشش کے لئے دعا فرمائیں - (محمد انور حسین ایڈووکیٹ شیخوپورہ)

مجلس مشاورت میں شامل ہونے والے صحابہ کرام اطلاع دیں

مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء میں فیصلہ ہوا ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ جنہوں نے ۱۹۰۰ء یا اس سے قبل بیعت کی ہے - وہ بلا انتخاب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شوریٰ کے نمائندگان ہو سکتے ہیں ایسے صحابہ جو مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں - وہ اپنے اسماء سے اطلاع دیں نیز اس امر سے بھی اطلاع دیں - کہ انہوں نے کس سن میں بیعت کی تھی - اور اس وقت وہ کس جگہ تھے -

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مبلغ سیلون کا نیا ایڈریس

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون نے اپنا ہیڈ کوارٹر بدل لیا ہے - اب ان کا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا -

M. I. Munir.
Ahmadiya Muslim Missionary c/o 38 Shorts Road
Colombo. 2

(وکیل التبشیر)

چندہ جات —— اور —— رپورٹ

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

کچھ عرصہ سے مجالس کی طرف سے ان کی مساعی کی رپورٹ نہیں آرہی فی الحال چند مجالس رپورٹ بھجواتی ہیں - اور وہ بھی نامکمل ہوتی ہے - اسی طرح چندہ جات کی ترسیل میں بھی بہت زیادہ سستی ہو رہی ہے قائدین مجالس اس طرف توجہ کریں - اور رپورٹ اور چندہ بروقت مرکز میں بھجوا دیا کریں - آئندہ جن مجالس کی باقاعدہ رپورٹ دفتر میں موصول ہوگی - ان کے نام اخبار میں شائع کروائے جایا کریں گے (انشاء اللہ)

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کا چھوٹا بچہ عزیزم محمد شہود اقبال سلمہ اللہ تعالیٰ قریباً ہفتہ عشرہ سے شدید بیمار ہے - احباب دعائے صحت فرمائیں - (غلام محمد ثالث)

(۲) محترمہ بیگم صاحبہ بابو عبدالرحمٰن صاحب ایم - اے عرصہ تین ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں - اب ہفتہ عشرہ سے بیماری نے شدید صورت اختیار کر لی ہے - حالت سخت تشویشناک ہے - احباب دعا فرمائیں - اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - اللّٰھم آمین -

(۳) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہترین مبلغ اور سکھ مذہب کے فاضل اجل مکرم گیانی عباد اللہ صاحب کئی روز سے بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں - احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں :-

(۴) میرے والد صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ بخار چودہ پندرہ روز سے بیمار چلے آرہے ہیں - جسمانی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے - احباب دعائے صحت فرمائیں - (عبدالعزیز مولوی فاضل چک سکند تحصیل کھاریاں)

(۵) عاجزہ دانتوں کی تکلیف سے بہت بیمار ہے - احباب دعائے صحت فرمائیں -

(خاکسار عبداللطیف درزی از گوجرانوالہ)

(۶) رشید احمد صاحب کارکن مرکزی لائبریری ربوہ کی والدہ صاحبہ کی پسلی میں درد ہوتا ہے - احباب دعائے صحت فرمائیں :-

ڈیرہ غازی خاں میں احراریوں کی طرف سے احمدیوں اور شیعوں کے خلاف تقاریر

میلہ اسیان کے موقعہ پر بتاریخ ۲۳، ۲۴، ۲۵ فروری ۵۲ء کو احراریوں نے شہر ڈیرہ غازی خان میں جلسہ کیا - مختلف مولویوں کو بلا کر احمدیت کے خلاف تقاریر کرائی گئیں - شیعہ صاحبان کے خلاف بھی بہت کچھ کہا گیا - سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے بھی دو لیکچر دیئے - جن میں بیشتر حصہ احمدیت کے خلاف تھا - ۲۵/۲/۵۲ جماعت احمدیہ نے بھی ایک جلسہ کیا جس میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نے اُن تمام وہ اعتراضات کے جو احراری مولویوں نے کئے - مفصل جواب دیا - ہمارے جلسہ میں چند غیر احمدی احباب بھی تقریر سنتے رہے - جو اچھا اثر لے کر گئے -

شہر میں میلہ کے موقعہ پر بہت سا لٹریچر بذریعہ خدام تقسیم کیا گیا - جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع کے کونہ کونہ میں پہنچ گیا ہوگا - تقریباً پندرہ ہزار افراد کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا -

(غلام رسول سیکرٹری مال منجانب جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان)

احراری اخبار کی چند کذب بیانیاں

از مکرم مولوی احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ

احراری اخبار "حکومت" جھوٹ، افترا اور دریدہ دہنی کے ذریعہ پاکستان میں تفرقہ پردازی اور اشتعال انگیزی کیوں کر رہا ہے؟ اسلئے کہ بقول مولانا مظہر علی اظہر سابق لیڈر احرار:- "مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا احرار کے سیاسی پروگرام میں شامل ہے۔" (اخبار انقلاب لاہور، جنوری ۱۹۳۶ء)

احراری بہتانات و مفتریات اور کذب بیانیوں کے چند نمونے درج ذیل ہیں:-

جھوٹ نمبر۱:- اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ سرورِ دوجہاں جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد جو بھی کوئی نبوت کا دعوےٰ کرے گا۔ وہ کافر منکر مرتد ہے" (اخبار حکومت ۱۳ جنوری ۱۹۵۲ء صفحہ ۳)

حالانکہ اس مضمون کی کوئی آیت قرآن مجید میں نہیں ہے۔ یہ سراسر احرار کا قرآن کریم پر افتراء ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

جھوٹ نمبر۲:- احراری اخبار لکھتا ہے کہ:۔ "مرزا بشیر الدین محمود سالانہ کانفرنس پر فرماتے ہیں۔ میں یہ کہہ میں نبوت کے مقام پر ہوں۔ اور ملت اسلامیہ جو غلام احمد کو نبی نہیں مانتی ابوجہل ہے" (حکومت ۱۸ فروری ۱۹۵۲ء)

سبحانک ھذا بھتان عظیم ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کبھی بھی دعوےٰ نبوت نہیں کیا۔

جھوٹ نمبر۳:- لکھا ہے کہ احمدی "حج بیت اللہ پر قادیان کے سالانہ اجتماع کو حج سمجھتے ہیں۔ اور قادیان کے چھن جانے کے بعد پاکستان میں ربوہ کو نیا کعبہ بنانے کی فکر میں ہیں" (حکومت ۲۱ فروری صفحہ ۱)

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہ بھی احرار کا سوفی صدی جھوٹ اور افتراء ہے۔ جماعت احمدیہ میں سے جس پر حج فرض ہو۔ وہ مکہ معظمہ میں جاکر بیت اللہ ہی کے حج سے مشرف ہوتا ہے۔ اور وہی ہمارا قبلہ اور کعبہ ہے۔

جھوٹ نمبر۴:- پھر لکھتا ہے کہ:- "مرزائی اپنے مذہب کے بانی . . . کی ذات کو تمام نبیوں رسولوں اور جملہ ادیان کی برگزیدہ ہستیوں سے برتر اور بہتر سمجھتے ہیں"۔ (حکومت ۲۰ فروری صفحہ ۳)

یہ بھی احرار کا سراسر کذب و افتراء ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تو اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم و غلام سمجھتے اور حضور کے انوار و برکات سے مستفیض ہونے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

جھوٹ نمبر۵:- احراری اخبار لکھتا ہے کہ:۔ "بہت سے مسلمان جن کو ان کے (جماعت احمدیہ کے) بنیادی عقائد اور ان کی حدبندی کا نہ گروہ بندی کی اہمیت کا صحیح صحیح علم نہیں ان کے اس فریب اور استدلال کا شکار ہو کر انہیں بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود اپنے آپ کو ایسا نہیں سمجھتے۔ محض دوسروں کو دھوکہ دینے کے لئے بوقت ضرورت ایسا کہہ دیتے ہیں"۔ (حکومت ۲۱ فروری صفحہ ۱)

معلوم ہوتا ہے کہ احراری چونکہ ظاہری طور پر اپنے آپ کو پاکستان اور مسلم لیگ کے خیرخواہ کہتے ہیں۔ مگر دراصل وہ دل سے دشمن پاکستان ہیں مگر عوام کو دھوکہ دیتے اور تفرقہ پردازی کرتے رہتے ہیں۔ اسلئے انہوں نے سمجھا ہے کہ شاید مسلمانوں کے باقی فرقے بھی ان کی طرح منافقت کرتے ہیں۔ ہم ببانگ دہل احراری بیان کی تردید کرتے اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہتے ہیں تاکہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام صاف فرماتے ہیں۔ ؎

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

(۴) ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین

جھوٹ نمبر۶:- احراری اخبار مفتریانہ انداز میں لکھتا ہے کہ:۔

"اس ہفتہ کے دوران ۵ مرزائیوں نے جو ٹھرپار کے چوٹی کے مرزائی تھے۔ مرزائیت سے توبہ تائب ہو کر دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں"۔ (حکومت ۲۸ فروری صفحہ ۱)

اگر احراری اخبار کا یہ صریح کذب و افتراء نہیں تو وہ ٹھرپار کے ان پانچ احمدیوں کے نام مع ولدیت مکمل پتہ شائع کرے جو چوٹی کے احمدی تھے۔ اور گذشتہ ہفتہ میں احمدیت ترک کر کے احراری ہو گئے ہیں اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی وعید اور غضب الٰہی سے ڈرکر بہتان طرازی بند کرے

ٹیلی ویژن کے ذریعے تعلیم

لندن ۱۸ مارچ:- برطانیہ میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ تعلیم کا افتتاح ۵ مئی سے کیا جا رہا ہے۔ بی بی سی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس ذریعۂ تعلیم کا تجربہ کرنے کے لئے چھ سکولوں کو منتخب کیا گیا ہے۔ ہر روز ایک خاص پروگرام کے ماتحت سکولوں کے بچوں کے لئے پروگرام نشر کئے جایا کریں گے۔ ان کے جو نتائج ہوں گے۔ ان کی اساس پر اس منصوبے کو سارے برطانیہ میں عام کرنے کی کوشش کی جائے گی ان ابتدائی نشریات کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ ان کے ذریعہ پروگراموں کی تکنیک اور تعلیمی مواد کے اثرات کا جائزہ لیا جائے۔ کہ ٹیلی ویژن کے ذریعے تعلیم کے اثرات سے سکول کے بچوں میں کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں لیبارٹری میں جو تجربات کئے جائیں گے۔ وہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ نشر ہوں گے۔ اور اسی سلسلہ میں نقشے اور اشکال بھی دیکھے جا سکیں گے۔ ان نشریات کے علاوہ حالات حاضرہ پر تقریریں بھی کی جائیں گی۔

پتہ جات درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان دفتر ہذا کو اپنے اپنے ڈاک کے پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرماویں اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی کے پتہ کا علم ہو تو مہربانی کر کے وہی اطلاع دیویں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(۱) محمد بوٹا صاحب ولد مہر دین صاحب گھٹیالیاں موصی ۳۷۳۷ (۲) نواب مسعود احمد خان صاحب قادیان موصی ۵۰۰۰ (۳) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب امرتسر موصی ۲۲۷۲ (۴) عبداللہ خان صاحب ولد امام الدین خان صاحب جگسن ضلع لدھیانہ موصی ۵۲۰۱ (۵) ابوالفیض عبدالحی صاحب ولد منشی قائم الدین صاحب بنگال موصی ۵۸۰۸ (۶) عبدالغنی صاحب کشمیری ولد عبدالعلی صاحب رشی نگر موصی ۶۱۴۴ (۷) سیف الرحمٰن احمد سیر ولد رسالدار خداداد خاں صاحب قادیان موصی ۶۲۱۰ (۸) عبدالرحیم صاحب پراچہ ولد میاں محمد صاحب قادیان موصی ۶۷۲۰

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے"۔ (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد ـــــ دکن

سرگودھا سے ایک مکتوب

عزت مآب صدر صوبہ مسلم لیگ سے ایک استفسار

مکرم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عرض ہے۔ کہ میں ایک استفسار صدر صاحب صوبہ مسلم لیگ سے کرنے کی غرض سے ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اپنے اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ والسلام خاکسار ڈاکٹر عبداللہ خاں اختر از سرگودھا۔

مجلس احرار کی تاریخ ہر پاکستانی کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ کھلم کھلا تخریبی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مسلم لیگ تو اس جماعت کی پشت پناہی نہیں کر رہی؟ چنانچہ ہفت روزہ اخبار بیباک سرگودھا اپنے ۸ مارچ کے پرچہ میں یوں رقمطراز ہے۔

”حیرت“

ایک اشتہار پڑھیے

۲۴ - ۲۵ مارچ بروز سوموار - منگلوار کمپنی باغ سرگودھا میں استحکام پاکستان احرار کانفرنس زیر صدارت:۔ نواب زادہ قریشی محمد سعید صاحب ایم۔ ایل۔ اے صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ سرگودھا جس میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی کے علاوہ اور چند حضرات بھی شرکت فرماویں گے۔ علاوہ ازیں ۲۶، ۲۷ کو استحکام پاکستان احرار کانفرنس چوکیرہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

المشتہر شیخ عبداللہ صاحب احراری۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے یعنی

ہمیں اعتبار نہیں آتا کہ اس اشتہار میں قریشی محمد سعید صدر ضلع مسلم لیگ کا نام ان کے ایما یا ان کی مرضی سے درج کیا گیا ہو۔ لیکن اگر یہ ایسا ہے۔ تو ہمیں نہایت ہی حیرت ہے۔ کہ مسلم لیگ کا صدر ایک ایسی جماعت کے اسٹیج کی صدارت قبول کرے۔ جو کل تک پاکستان کی دشمن تھی۔ اور آج بھی صرف مصلحتِ وقت کے پیش نظر منافقانہ طور پر پاکستان کی دعاگو ہے۔

نیز نہ صرف جماعتی ڈسپلن کے خلاف ہے۔ بلکہ مسلم لیگ کے وقار کے لئے بھی منافی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ صدارت قبول کرنے سے پہلے ”صاحب صدر“ ایک بار پھر اس پر غور فرمائیں گے۔“

ہفتہ وار اخبار بیباک سرگودھا ۸ مارچ ۵۲ء

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ نواب زادہ قریشی محمد سعید صاحب جماعتی لحاظ سے صدر صوبہ مسلم لیگ کے ماتحت ہیں۔ پھر مورخہ ۹ مارچ کو صدر صوبہ مسلم لیگ کے سامنے آپ نے عزت مآب صدر آل پاکستان مسلم لیگ الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب کی خدمت عالیہ میں ایک مبسوط ایڈریس بھی پیش کیا۔ اب گذارش یہ ہے۔ کہ اخبار ”بیباک“ کی خبر کے مطابق مورخہ ۲۴، ۲۵ مارچ کو ہونے والی احرار کانفرنس کی صدارت بھی آپ ہی فرمائیں گے کیا نواب زادہ صاحب موصوف آپ کی اجازت کے بغیر ایسا کریں گے یا جناب والا سے اجازت حاصل کرنے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ امید ہے کہ عزت مآب میاں ممتاز محمد خاں صاحب دولتانہ بحیثیت صدر صوبہ مسلم لیگ اس عاجز کے اس ادنیٰ استفسار کے جواب سے خاکسار کو سرفراز فرمائیں گے۔ تا کہ مجھے ایک مسلم لیگ کا فرد ہونے کی حیثیت سے علم ہو سکے۔ کہ اب مسلم لیگ اور احرار میں کوئی امتیاز باقی ہے یا نہیں۔ اور کیا واقعی مسلم لیگ ان کی حمایت کر رہی ہے؟ یا مجلس احرار محض دھوکہ دہی سے کام لے کر عوام کو علی الاعلان یہ کہہ رہی ہے۔ کہ مسلم لیگ کلی طور پر ہمارے ساتھ ہے۔

طالب جواب:۔ خاکسار ڈاکٹر عبداللہ خاں اختر از سرگودھا۔

فلموں کے ذریعہ اسلام کا احیا

قاہرہ ۱۹ مارچ۔ مصری فلم پروڈیوسروں نے فلموں کے ذریعہ اسلام کے احیاء کی ایک نئی تحریک شروع کی ہے۔ مفتی مصر اور جامعہ ازہر کی علماء کمیٹی نے اس تحریک کو درست قرار دیا ہے۔ بلکہ عالم اسلام سے اس کی حوصلہ افزائی کی اپیل کی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلے میں گذشتہ برس ”ظہور اسلام“ کے نام سے ایک فلم تیار کی گئی۔ جسے بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس فلم میں اسلام کا ظہور اور ابتدائی زمانے کی مشکلات دکھائی گئی ہیں۔ اس فلم کی تیاری میں پروڈیوسر کو ایک بڑی مشکل کا سامنا ہوا۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ اسلام کی بڑی شخصیتوں میں کس کی تصویر پیش کی جا سکتی ہے اور کس کی نہیں۔ اس پر مفتی مصر نے یہ فتویٰ دیا۔ کہ رسالت مآب آل رسول اور خلفائے راشدین کے علاوہ باقی سب کی فلم تیار کی جا سکتی ہے۔ اس فلم میں جنگِ بدر اور ہجرت کے واقعات پیش کئے گئے ہیں۔ فلم میں حرا اور ثور کی غاروں کے اصل مناظر دکھائے گئے ہیں۔ ترکی میں اس فلم کی بہت حوصلہ افزائی کی گئی اور اسے تعلیمی فلم قرار دے کر کسٹمز ڈیوٹی سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔ (نوائے وقت)

حکومت برطانیہ کی طرف سے پاکستانی سفیر کی دعوت

لندن ۱۹ مارچ۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے پاکستانی سفیر کے اعزاز میں ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا، جو ایک پرائیویٹ تقریب تھی۔ اور تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر لارڈ اسمے نے اس کی صدارت کی۔ (اسٹار)

ایشیا کی تمام مشکلات کا حل صرف اسلام میں ہے

اگر ہم امن کے خواہشمند ہیں تو ہمیں خدا پر ایمان لانا پڑے گا

نیویارک کے ایک پادری کی تصریحات

نیویارک ۱۹ مارچ۔ نیویارک کے سینٹ پیٹرک کیتھیڈرل میں وعظ کرتے ہوئے بشپ فولٹن جے شین نے اعلان کیا کہ اس وقت ایشیا پر دو مختلف الحال گروہ چھا جانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان میں ایک خدا کے مخالف روسی ہیں اور دوسرے امریکی جن کا کوئی خدا ہی نہیں۔ لیکن ایشیا کو چاہیئے کہ وہ ان دونوں گروہوں کو نظر انداز کر کے اس فراموش شدہ حقیقت کی طرف رجوع کرے جسے اسلام کہتے ہیں۔

انہوں نے اپنے سامعین کو تلقین کی کہ وہ دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کیلئے دعائیں کریں اور ان مسلمانوں کیلئے قربانیاں پیش کریں جو خدائے تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ مسلمانوں کو عیسائیت سے قدیم دشمنی ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تسلیم نہیں کرتے لیکن وہ حضرت مریم کی معصومیت پر یقین کامل رکھتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ تسلیم کرتے ہیں

بشپ فولٹن نے مزید کہا کہ اگر ہم امن کے خواہشمند ہیں تو ہمیں بین الاقوامی زندگی میں خدا کو واپس لانا چاہیئے۔

مشرقی باشندے خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے پاس یہ دولت موجود ہے۔ میں مغرب کے عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں سے ہمدردی اور اخوت کا سلوک کریں۔ کیونکہ دنیا کا مستقبل شاید انہی کے ہاتھوں میں ہے۔ (اسٹار)

کوریا میں جراثیمی جنگ کی افواہ غلط ہے

لنڈن ۱۹ مارچ۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت برطانیہ کو اطمینان ہو چکا ہے کہ کوریا میں جراثیمی جنگ نہیں ہو رہی اور یہ محض اشتراکیوں کا پروپیگنڈا ہے

سنگاپور کی ایک پریس رپورٹ مظہر ہے کہ یہ پروپیگنڈا عالمی مزدور انجمنوں کی فیڈریشن کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اور اس مہم کو معمولی تصور نہ کیا جائے خیال ہے کہ کوریا کے تمام علاقے میں طاعون۔ ہیضہ ٹائیفائڈ اور چیچک وغیرہ کی جو وبائیں پھیل رہی ہیں ان پر پردہ ڈالنے کے لئے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ امریکہ شمالی کوریا میں جراثیم پھیلا رہا ہے۔

عربوں کے لئے بھارتی وظائف

دمشق ۱۹ مارچ۔ حکومت بھارت نے شام کو مطلع کیا ہے کہ بھارتی یونیورسٹیوں میں افریقی اور عرب طلبا کو وظائف دینے کے لئے حالیہ میزانیہ میں ۳۶۹۰۰۰ ڈالر کی رقم مخصوص کر دی ہے اس رقم سے ۷۰ طلبار کو وظائف دیئے جائیں گے۔ (اسٹار)

راولپنڈی میں لیاقت لائبریری قائم کی جائیگی

راولپنڈی ۱۹ مارچ۔ عنقریب راولپنڈی میں ایک اعلےٰ پایہ کی لائبریری قائم ہو جائے گی۔ اس لائبریری کا نام ”لیاقت لائبریری“ ہوگا۔ اس میں مختلف موضوعوں پر بہترین کتابیں شامل کی جائیں گی۔ بالخصوص جدید سائنس اور اسلامیات پر خاص زور دیا جائے گا۔ (اسٹار)